نمبر ۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۹ ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲

سلسلہ کے متعلق نوٹ

عید اضحٰے کی تقریب پر عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی وصولی کے لئے متواتر اطلاع دی گئی ہے احمدی انجمنیں اپنے فرائض کو شناخت کریں اور کل روپیہ

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

کے نام روانہ کریں منی آرڈر کے کوپن میں تفصیل دیدیں۔

آخر مرتد ڈاکٹر کے ہاں سے **کانا دجال** نکلا اور پورا دجال نکلا شیطان اور اس کی ذریت میں مرتد ضرور قابل تعریف ٹھیرے گا کہ **مسیح موعود** کے مقابلہ میں اس کا حقیقی قائم مقام نکلا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ مسیح اور دجال کی جنگ کا (جو روحانیت اور شیطنت کی آخری جنگ ہے) انجام کیا ہے؟

جیتیں گے صادق آخر حق کی صدا یہی ہے،

قرآن مجید کی اشاعت کا سوال اب قوم کے سامنے ہے میرے پاس درخواستیں آنی شروع ہوگئی ہیں مگر روپیہ کا کام آخر روپیہ ہی سے ہوگا۔ اس لئے امید کرنی چاہئے کہ سرپرستان الحکم اس کار خیر میں دریا دلی سے کام لیں گے۔

شیخ محمد حسین صاحب بی۔ اے (جو محکمہ ڈاکخانہ میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں) اور خان صاحب منشی ذوالفقار علی خان صاحب (جو یو۔ پی میں سول لاین کے ایک سربرآوردہ ممبر ہیں) نے دو دو مہینے کے لئے اپنی خدمات صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی ہیں تاکہ انجمن جس صیغہ میں چاہے ان سے کام لے۔ اس قسم کی قربانی کا خیال بہت ہی مبارک اور موثر ہے اگر قوم کے ہونہار نوجوانوں میں قومی خدمات کے لئے اسطرح جوش پیدا ہو تو اس سے بہتر اور مفید بات کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالٰے ان نوجوانوں کے اخلاص کو قبول فرماوے اور دوسروں کو انکی تقلید کی توفیق۔ آمین۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے جو زمین لی جاچکی ہے اس میں تعمیر کا کام اب بہت جلد شروع ہونا چاہئے۔ مدرسہ کی موجودہ عمارت یوماً فیوماً مدرسہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ناکافی ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ بعض دوسری قومی ضرورتیں مجبور کر رہی ہیں کہ مدرسہ کی عمارت باہر کی زمین میں طیار ہونے لگے۔ اس قسم کی قومی ضروریات اور موجودہ حاجتوں پر عنقریب ایک تحریک کیجاویگی جس کے لئے ہماری انجمنوں کو ابھی سے طیار ہو جانا چاہئے۔

وصایا کے متعلق احمدی انجمنوں کو بڑی کوشش کرنی چاہئے۔ اور احمدیوں کو رسالہ **الوصیت** کے مقاصد سے آگاہ کرنا لازمی ہے۔ وصیتوں کی آمد کے سلسلہ میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہے اس لئے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضرورت ہے اس امر کی کہ احمدی انجمنیں اپنے جلسے کر کے اپنے ممبروں کی وصیتیں حاصل کر کے بہت جلد افسر **مقبرہ بہشتی** کے نام بھیجیں۔ مگر اس سے پہلے کہ وصیت تحریر کر کے بھیجی جاوے **وصیت** کا مسودہ **خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب** لاہور کے پاس بھیجدینا چاہئے۔ خواجہ صاحب انجمن کے مشیر قانونی ہیں۔ خواجہ صاحب کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت یہ پتہ مدنظر رکھا جاوے۔ **نو لکھا۔ عزیز منزل۔ خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب۔** لاہور لکھنے کی حاجت نہیں نو لکھا ڈاکخانہ ہے وہاں سے ڈاک براہ راست خواجہ صاحب کو مل جاتی ہے۔

اگر خواجہ صاحب کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے لاہور سے باہر بھی گئے ہوئے ہوں تب بھی ان کی ڈاک انکے دفتر میں پہونچ جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے۔ اس وقت کہینگے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالےٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے منافقانہ طور پر ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر تباہ ہو جائیگی۔ اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کرے گا ہمارے نبی کریم صلعم نے جو جماعت بنائی تھی۔ ان میں سے ہر ایک زکی نفس تھا۔ اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جو منافقانہ زندگی رکھتا ہو۔ سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے تھے۔ سو یاد رکھو اس جماعت کو بھی خدا تعالےٰ انہیں کے نمونہ پر چلانا چاہتا ہے اور صحابہ رضؓ کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے جو شخص منافقانہ زندگی بسر کرنے والا ہوگا۔ وہ آخر اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ یاد رکھو یہ خدا کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکھو کہ انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانہ خدا اور خانہ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کرلے۔ اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے۔ تب تک خدا کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ اور یہ باتیں میں اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو یہاں قادیان میں آئے ہو ایسا نہ ہو۔ کہ پھر خالی کے خالی ہی واپس چلے جاؤ۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہیئے۔ خدا فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا [۲۸/۲۰] سو انسان کو چاہیئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے یہ نہیں

توبہ نصوح

کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔ کیونکہ جب متناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آجاتا ہے تو پھر پہلی جگہ دور ہوتی جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہوتی جاتی ہے۔ یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی بات سنتا ہے اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلایشوں کا گند اس سے دھو دیا جاتا ہے جیسے آگے فرمایا عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم۔ کیونکہ توبہ میں ایک خاصیت ہے کہ گذشتہ گناہ اس سے بخشے جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک اور جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین [۲/۱۲] اس سے معلوم

تواب اور متطہر

ہوتا ہے کہ ایک تو تواب ہوتے ہیں اور ایک متطہر ہوتے ہیں۔ تواب ان کو کہا جاتا ہے جو بکلی خدا کی طرف رجوع کر لیتے ہیں اور متطہر وہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ مجاہدات اور ریاضات کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے دل میں ایک کیڑ سی لگی رہتی ہے کہ کسی طرح سے ان آلائشوں سے پاک ہو جاویں۔ اور نفس امارہ کے جذبات

نفس کے اقسام

پر ہر طرح سے غالب آکر زکی النفس بن جاویں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید میں نفس کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں نفس امارہ۔ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ اسکو کہتے ہیں۔ کہ سوائے بدی کے اور کچھ چاہتا ہی نہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان النفس لامارۃ بالسوء [۱۳/۱] یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے۔ کہ

نفس امارہ

وہ انسان کو بدی کی طرف جھکاتا ہے۔ اور ناپسندیدہ اور بد راہوں پر چلانا چاہتا ہے۔ جتنے بدکار چور ڈاکو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ وہ سب اسی نفس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ ایسا شخص جو نفس امارہ کے ماتحت ہو ہر ایک طرح کے بدکام کر لیتا ہے۔ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا جس نے صرف بارہ آنہ کی خاطر ایک لڑکے کو جان سے مار دیا تھا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ؎

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است

مے تواند شد مسیحا مے تواند خر شدن

غرض جو انسان نفس امارہ کے تابع ہوتا ہے وہ ہر ایک بدی کو شیر مادر کی طرح سمجھتا ہے اور جب تک کہ وہ اسی حالت میں رہتا ہے بدیاں اس سے دور نہیں ہو سکتیں۔ پھر دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ

نفس لوامہ

فرماتا ہے ولا اقسم بالنفس اللوامۃ [۲۹/۷] یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں۔ جو بدی کے کاموں اور نیز ہر ایک طرح کی بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے۔ ایسے شخص سے اگر کوئی بدی ظہور میں آجاتی ہے۔ تو پھر وہ اس پر جلدی سے متنبہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس بری حرکت پر ملامت کرتا ہے اور اسی لئے اس کا نام نفس لوامہ رکھا ہے یعنی بہت ملامت کرنے والا۔ جو شخص اس نفس کے تابع ہوتا ہے۔ وہ نیکیوں کے بجا لانے پر پورے طور پر قادر نہیں ہوتا۔ اور طبعی جذبات اس پر کبھی نہ کبھی غالب آجاتے ہیں۔ لیکن وہ اس حالت سے نکلنا چاہتا ہے۔ اور اپنی کمزوری پر نادم ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد تیسری قسم نفس کی نفس مطمئنہ ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی [۳۰/۱۴] یعنی اے وہ نفس جو خدا سے آرام پا گیا ہے اپنے رب کی طرف واپس چلا آ تو خدا سے راضی ہے اور خدا تجھ پر راضی ہے پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر داخل ہو جا۔ غرض یہ وہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جب انسان خدا سے پوری تسلی پا لیتا ہے اور اس کو کسی قسم کا اضطراب باقی نہیں رہتا۔ اور خدا تعالےٰ سے ایسا پیوند کرتا ہے کہ بغیر اس کے جی بھی نہیں سکتا۔ نفس لوامہ والا تو ابھی بہت خطرے کی حالت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اندیشہ ہوتا ہے کہ لوٹ کر وہ کہیں پھر نفس امارہ نہ بن جاوے۔ لیکن نفس مطمئنہ کا وہ مرتبہ ہے کہ جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے۔ غرض یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک انسان اس مقام تک نہیں پہنچتا اس وقت تک وہ خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لئے چاہیئے کہ جب تک انسان اس مرتبہ کو حاصل نہ کرے۔ مجاہدات اور ریاضات میں لگا رہے۔ سوچنا چاہیئے کہ انسان کے بدن پر جذام کا داغ نکل آتا ہے تو پھر کیسے کیسے خیالات اس کے دل میں اٹھتے ہیں اور کیسے دور دراز کے نتیجوں پر وہ پہنچتا ہے۔ اور اپنی آنیوالی حالت کا خیال کرکے وہ کیسا غمگین ہوتا ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید اب

جسمانی اور روحانی جذام

لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائیں گے اور میرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئیں گے۔ اور کبھی سوچتا ہے کہ خدا جانے اب میں کیسی ابتر حالت میں ہو جاؤں گا۔ اور کن کن دکھوں میں مبتلا ہونگا۔ لیکن افسوس کہ اس بات کا خیال تک بھی نہیں کیا جاتا۔ کہ آخر مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس وقت کیا حالت ہوگی۔

یہ جذام تو ایسا ہے کہ مرنے کے بعد ہی اس سے خلاصی

ہو جاتی ہے مگر وہ کو ہر جو روح کو لگ جاتا ہے وہ تو ابد تک رہتا ہے۔ کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے۔ یاد رکھو جو خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونوں جہانوں کی نعمتیں دی جاتی ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولمن خاف مقام ربه جنتان ۲۷/۱۴ اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف

دو بہشت

آنے والا دنیا کھو بیٹھے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اسی دنیا میں اور ایک جو آگے ہوگا۔ دیکھو اتنے انبیاء گذرے ہیں کیا کسی نے اس دنیا میں ذلت اور خواری دیکھی؟ سب کے سب اس دنیا میں سے کامیاب اور مظفر و منصور ہو کر گئے ہیں۔ خدا

انبیا کی سادگی

نے ان کے دشمنوں کو تباہ کیا اور ان کو عزت اور جلال کے تخت پر جگہ دی۔ لیکن اگر وہ اس دنیا کے پیچھے پڑتے تو زیادہ سے زیادہ دس بارہ روپیہ ماہوار کی نوکری انہیں ملتی۔ کیونکہ وہ صاف گو اور سادہ طبع تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑا۔ تو ایک دنیا ان کے تابع کی گئی۔ غور کر کے دیکھو کہ اگر ان لوگوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑ دیا تھا۔ تو نقصان کیا اٹھایا؟ حضرت ابوبکرؓ صدیق کو ہی دیکھو کہ جب وہ شام کے ملک سے واپس آ رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک شخص ان کو ملا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں۔ البتہ تمہارے دوست (محمد صلعم) نے پیغمبری کا دعوے کیا ہے۔ اس پر ابوبکر صدیق نے اس کو جواب دیا کہ اگر اس نے نبوت کا دعوے کیا ہے تو وہ سچا ہے۔ وہ جھوٹا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق سیدھے حضرت نبی کریم صلعم کے مکان پر چلے گئے۔ اور آنحضرت کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ آپ گواہ رہیں کہ سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا میں ہوں۔ دیکھو انہوں نے آنحضرت صلعم سے کوئی معجزہ نہیں مانگا تھا۔ صرف پہلے تعارف کی برکت سے وہ ایمان لے آئے تھے۔ یاد رکھو معجزات وہ طلب کیا کرتے ہیں جن کو تعارف نہیں ہوتا۔ جو لنگوٹیا یار ہوتا ہے اس کے لئے تو سابقہ حالات ہی معجزہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو بڑی بڑی تکالیف کا سامنا ہوا۔ طرح طرح کے مصائب اور سخت درجہ کے دکھ اٹھانے پڑے لیکن دیکھو کہ اگر سب سے زیادہ انہیں کو دکھ دیا گیا تھا۔ اور وہی سب سے بڑھ کر ستائے گئے تھے۔ تو سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بٹھائے گئے تھے۔ کہاں وہ تجارت کہ

تخت نبوت کا پہلا وارث

تمام دن دھکے کھاتے پھرتے تھے اور کہاں یہ درجہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد سب سے اول خلیفہ انہیں کو مقرر کیا گیا۔ انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے سے بچے۔ کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین ۲۴/۱۸ اس لئے سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخر کار ہلاکت ہوا کرتا ہے

بدظنی کا نتیجہ

جب کبھی خدا تعالیٰ کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے۔ اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھو جب ایک مامور من اللہ آتا ہے تو اس سے منہ پھیرنا اصل میں خدا سے منہ پھیرنا ہے۔ دیکھو گورنمنٹ کا ادنیٰ سا چپراسی ہوتا ہے پانچ روپیہ ماہوار اس کی تنخواہ ہوتی ہے۔

گورنمنٹ کا چپراسی اور زمیندار لوگ

لیکن جب وہ گورنمنٹ کے حکم سے سرکاری پروانہ لے کر زمینداروں کے پاس جاتا ہے اگر زمیندار یہ خیال کر کے کہ یہ ایک پانچ روپیہ کا ملازم ہے اس کو تنگ کریں اور بجائے اس کے حکم کی تعمیل کر کے الٹا اس کو ماریں پیٹیں اور بدسلوکی سے پیش آویں۔ تو اب بتلاؤ کہ کیا گورنمنٹ ایسے شخصوں کو سزا نہ دیگی؟ دیگی اور ضرور دیگی کیونکہ گورنمنٹ کے چپراسی کو بے عزت اور ذلیل کرنا اصل میں گورنمنٹ کو ہی بے عزت اور ذلیل کرنا ہے اسی طرح جو شخص خدا کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

یاد رکھو خدا اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور بجائے اس کے کہ اپنے

خدا کا رسول اور دنیا دار لوگ

گناہوں کا اقرار کر کے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں الٹے خدا تعالیٰ کے رسول کو ستانے اور دکھ دیتے ہیں وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔ دیکھو دن نہایت نازک آتے جاتے ہیں اس لئے تم لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرو۔ اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ دن رات اس سے دعائیں مانگتے رہو۔ خدا تمہیں توفیق دے۔ اب دعا کر لو۔

اسکے بعد حضرت اقدس نے معہ سامعین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہایت خلوص کے ساتھ دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واٰتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد ۴/۱۹

عید اضحیٰ کی تقریب پر احمدیوں کو اطلاع

یہ ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے کہ **سیالکوٹ** کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درخشان جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق **نمونہ** پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے۔ تو سیالکوٹ کی جماعت کا ہی نام لینا پڑتا ہے اور اس امر میں مجھکو اور تمام ہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی۔ اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے۔ کہ **عید فنڈ** کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے۔ اب **عید اضحیٰ** کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت احتیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر **فرد** ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے اس فنڈ میں دخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک **عید** کی تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ جیسے چاہئے سعی نہیں کی جاتی اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم **دس ہزار** روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہیے۔ ہر ایک انجمن سے جسقدر رقم وصول ہوگی وہ اخبار میں انجمن کے اسموار چھاپنے کی کوشش کی جائے گی۔

عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں** کو جمع کر کے اس کا روپیہ یہاں کے ساکین طلباء کی ضرورت کے لئے دیا جاوے ان رقوم کیلئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہیں دوسری جگہ نہیں ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسے الفاظ لاؤں جس سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہیئے قومی ضرورتوں کے احساس کیلئے برگزیدہ کرے زمانہ آئیگا جب ان ضرورتوں کیلئے دست سوال دراز کرنیکی حاجت نہ ہوگی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ انکا روپیہ کسی دینی خدمت کے لئے کام آئے مگر سلسلہ مستغنی ہوگا۔

پس آج وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں تو ہم بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا ہے اور اس پر تمہاری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال وابستہ ہے اس لئے اسکو محسوس کرنے کی طرف توجہ کرو میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ میں پوری توجہ اور سعی سے وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کر کے انکا روپیہ مساکین فنڈ کیلئے بھیجا جاوے۔

وجود باری اور توحید

خدا کی ذات و صفات اور اس کے وجود کا مسئلہ تمام مذاہب کی جان ہے اور بقیہ تمام مسائل مذہبی فرعیات اور اسی کا ضمیمہ کہلائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے اور تاریخ عالم کی ورق گردانی کیجاوے تو جو ٹھوکریں دنیا کی تمام قوموں نے اس راس المسائل میں کھائی ہیں اور اس مسئلہ کے متعلق جن غلطیوں میں تمام اہل مذاہب بلکہ تمام عالم باستثناء اسلام کے پڑے ہیں وہ حد بیان سے باہر ہیں بلکہ اگر یوں کہا جاوے کہ مذہبی مسائل میں جسقدر اہم المسائل وجود باری کا مسئلہ ہے اسی قدر اہم ترین غلطیاں اس کے سمجھنے میں انسانوں سے ظہور میں آئیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

انسان کی فطری حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سب سے اول انسان کرہ ارض پر تخلیق کیا گیا ہوگا تو وہ بھی مثل اور بہائم کے جنگل اور میدانوں میں مارا مارا پھرتا ہوگا۔ اس میں نہ اپنی حفاظت کا ادراک ہوگا اور نہ لوازمات آسائش کے بہم پہنچانے کی قابلیت ہوگی نہ وہ اپنے سے زبردست دشمنوں کا مقابلہ کر سکتا ہوگا اور نہ ان کے حملوں سے اپنی حفاظت کی اس میں قدرت ہوگی۔ لیکن خطروں کے وقت وہ ضرور اپنے سے کسی بالاتر طاقت کی پناہ چاہتا ہوگا جس طرح چارپایوں اور بہائم جنگل کے چرند پرند کی حرکات سے آج اس امر کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ وہ بھی خطرہ کے وقت اپنے سے کسی بالاتر قوت کی حفاظت و پناہ میں اپنے آپکو دینا چاہتے ہیں۔ یہ تو خدائے قدیر کے وجود و ہستی کی ایک دلیل ہے۔ لیکن یہ امر انسانی ادراک سے بالاتر ہے کہ وہ ذات واجب الوجود کیا ہے؟ اس کے اوصاف و صفات کیسے ہیں؟ اور کن کن صفات سے وہ موصوف ہو سکتا ہے۔ یہ تمام امور ادراک بشری سے باہر تھے پس اس زمانہ کے انسانوں کے ہر اپنے سے بالاتر طاقت کو اپنا رب اور رازق بنا لیا اور جب تک اس کے بھیجے مرسلوں نے دنیا میں آ کر اوصاف باری تعالیٰ کو نہ بتلایا انسان اپنے سچے خالق کو نہ پہچان سکا لیکن تمام گذشتہ شریعتوں کو ان کے متبعین نے کچھ ایسا غلط مبحث کر لیا کہ وجود باری کی نسبت صحیح عقاید تقریباً معدوم ہو گئے اور ملت عیسوی کے پیرو تین خدا ماننے لگے اور پھر تین کو ایک اور ایک کو تین کہنے لگے حالانکہ یہ اجتماع النقیضین خود ان کی سمجھ میں بھی نہ آیا اور جب بالکل مجبور ہوئے تو کہنے لگے کہ عقیدہ کا سمجھ میں کچھ ضروری امر نہیں ہے۔

مصری کئی کروڑ خداؤں کو تسلیم کرتے تھے۔ پارسیوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ نیکی و بدی کا خدا ایک کیونکر ہو سکتا ہے اس لئے انھوں نے نیکی و بدی کے دو خدا علیحدہ علیحدہ مقرر کئے۔ ہندوؤں کے یہاں کم سے کم تین خدا تھے۔ برہما۔ بشن۔ مہیش۔ یہود البتہ ایک خدا کے قائل تھے۔ لیکن جن اوصاف سے وہ لوگ خدا کو منسوب کرتے تھے۔ وہ ایک معمولی انسانی صفت سے بھی کمتر تھی۔ مثلاً یہودیوں کا خدا ایک رات یعقوب سے کشتی لڑا اور جب اس کو یہ خطرہ ہوا کہ اب تو یعقوب کے پاؤں کی نسیں چڑھا کر اس سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ اور اسی طرح وہ کوہ دیگر وہ آسمان پر چڑھ گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ ان قوموں کا تذکرہ ہے کہ جو خدا کے وجود کو تسلیم کرتی تھیں لیکن ان کے علاوہ بہت سی وہ قومیں بھی تھیں جو سرے سے خدا کی قائل ہی نہ تھیں۔ مثلاً زندیق۔ دہریہ۔ ملحدین۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا اسی قسم کی عالمگیر تاریکی میں مبتلا تھی اور انسانی دلوں کو اسی قسم کے توہمات نے مسخر کر رکھا تھا کہ ان غلط خیالات و معتقدات کے تاریک پردہ کو چاک کر کے دفعتہً اسلام نے اپنا نورانی چہرہ دنیا کو دکھلایا اور بتلایا کہ جن غلط معتقدات میں تم مبتلا ہو اور جن محدود اوصاف کے ساتھ اس افضل ترین عالم ذات کو منسوب کرتے ہو۔ ان سب سے وہ خدائے حی و قیوم ارفع و اعلیٰ ہے۔

اسلام نے جس خدا کو دنیا سے متعارف کرایا وہ خدا واحد محض ہے اور زمان و مکان جہت و اشارہ تحت و فوق ہر قسم کی قیود اور خصوصیات سے مبرا و منزہ ہے یہ وہ تقدیس و تنزیہ تھی جس پر یورپ نے بھی حیرت ظاہر کی اور یورپ کا مشہور فاضل گبن کہہ اٹھا کہ جب زمان و مکان جہت و اشارہ تمامی خصوصیات کو علیحدہ کر لیا جاوے تو پھر خیال کے لئے کیا باقی رہتا ہے؟ بے شبہ اسلام کو ایسے ہی وسیع الخیالی کی بنیاد قائم کرنا تھی جو جسمانی خصوصیات سے بالکل مبرا ہو۔ اور اسی بنا پر اسلام نے ہر قسم کی بت پرستی کو خواہ وہ اشارۃً ہی کیوں نہ ہو ناجائز قرار دیا۔ کیونکہ اسلام نے خدا کی ذات کو پاک و منزہ خیال قائم کیا تھا وہ ایسا نہ تھا کہ خدا تصور بغیر جسمانی پیکر و صورت کے انسانی دلوں میں نہ آ سکے۔ ہندو۔ مصری۔ صابئی۔ رومن کیتھلک عیسائی سب خدا کے تصور کے لئے تمثیل کے محتاج تھے اور اسی وجہ سے طرح طرح کی بت پرستیوں میں مبتلا تھے۔ لیکن اسلام میں باوجود صدہا فرقوں کے پیدا ہو جانے کے کسی فرقہ کو آج تک بت پرستی کا خیال بھی نہ آ سکا۔ دنیا میں آج تمام دیگر مذاہب کے لوگ جس قدر روشن ضمیر اور بلند خیال ہوتے جاتے ہیں وہ توحید خالص کے قریب آتے جاتے ہیں۔ علوم و فنون اور خیالات کی وسعت جس قدر بڑھتی جاتی ہے اسی قدر خدا کی نسبت جسمانی قیود کا خیال مٹتا جاتا ہے۔ دیکھئے آریہ سماج کے بانی نے بھی جب ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی تو انھوں نے بھی ایک ایسا خدا دنیا کے سامنے پیش کیا جو جسمانی قیود سے مبرا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اسلامی تعلیم کو بخوبی نہ سمجھ سکے تھے۔ اس لئے مسئلہ توحید میں اسلام کی صحیح نقل بھی نہ کر سکے اور جس خدا کو انھوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا اس کے ساتھ ہی ازلیت میں اس کے دو اور شریک بھی کر دیئے یعنی جس طرح خدا کو انادی اور غیر مخلوق بتلایا اسی طرح اس کے ساتھ مادہ اور روح کو بھی ازلی اور انادی اور غیر مخلوق ٹھیرایا۔ علاوہ ازیں سوامی دیانند اپنے پرمیشور کو تحت و مکان سے بھی مستثنےٰ نہ کر سکے اسی کا سبب ہے کہ آریہ پرمیشور کو ہر اعلیٰ و ادنیٰ کثیف و غلیظ نجاست بول و براز تک میں بھی متمکن مانتے ہیں بخلاف اس کے اسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتلا دیا ہے کہ جس خدا کو عالم کے سامنے پیش کرتا ہوں نہ صرف خود بلکہ اس کا علم ہر جگہ محیط ہے۔ اسلام نے جس خدا کو پیش کیا ہے اس کو ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا ہے کہ:-

”اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش (آ رہا ہے) وہ اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا ہے) وہ اس کو (سب) معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے“ پھر آگے چلکر ارشاد ہوتا ہے۔ ”آسمانوں اور زمین کی حفاظت اس پر (مطلق) گراں نہیں ہے۔ وہ بڑا عالی شان اور عظمت والا ہے۔ (سورہ بقر رکوع ۳۴) اور آگے ارشاد ہوا ہے کہ:- ”وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر (سب کا) جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے۔ وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے پاک ذات ہے (تمام) عیبوں سے بری ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے بڑا دباؤ والا ہے۔ بڑی عظمت رکھتا ہے یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اس سے پاک ہے وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا) موجد ہے (مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانیوالا ہے (اس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں اور اسی سبب سے اس کے اچھے ہی اچھے نام ہیں جو (مخلوقات) آسمانوں اور زمین میں ہے (سب ہی تو) اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ سورۃ الممتحنہ رکوع ۴) پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:- ”کہو کہ وہ اللہ ایک اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کی برابری کا ہے“ (سورۃ الاخلاص)

ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ ”آسمان اور زمین میں کس قدر بے شمار نشانیاں ہیں لیکن یہ لوگ ان پر گذر جاتے ہیں اور انکی طرف رخ نہیں کرتے“۔ دوسری جگہ وارد ہوا ہے کہ:- ”بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کے باب میں بے علمی کے ساتھ جھگڑتے ہیں کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے“۔ ایک تیسرے مقام پر آیا ہے کہ:- ”اگر آسمانوں اور زمین میں کئی خدا ہوتے تو دونوں میں فساد پڑ جاتا“۔ آیات متذکرہ بالا تقریباً ہر ایک فرقہ یعنی پارسیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور آریوں وغیرہ کے لئے معارضہ میں جن کی تشریح تحصیل حاصل ہے تاہم مختصراً سمجھ لیجئے کہ نہ تو خدا کو کسی نے جنا۔ اور نہ خدا نے کسی کو جنا اس کی ذات توالد اور تناسل (جو لازمہ بشریت

ہمارے سلسلہ سے بالکل مبرّا ہے اس لئے باپ بیٹے اور روح القدس کا سلسلہ بالکل مہمل ہے۔ نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اس لئے وہ ذات پاک بے شک واحد محض ہے۔ پس کئی کروڑ یا نیکی بدی کے دو جدا جدا خداؤں کا عقیدہ باطل ہے۔ اب رہا وہ خدا جو اپنے ایک بندے سے کشتی لڑ کر بازی نہ لیجا سکا وہ خدائی کے قابل نہیں ہو سکتا جس کے متبل بھی شل اُس کے ازلی ابدی ہوں۔ رہا وجود باری سے انکار وہ بھی جہالت محض ہے کیونکہ جب نظام عالم کا مترتب کرنیوالا کوئی نہیں تو یہ عالم کہاں سے ظہور میں آیا کیونکہ علت بدون معلول اور فعل بغیر فاعل ناممکن ہے۔ آخر کار ایک ایسے خدا کا وجود تسلیم کرنا پڑتا ہے جو تمام عیوب و نقائص سے منزہ اور تمام اوصاف اور ہر ایک قسم کی قابلیتوں۔ قوتوں۔ قدرتوں میں وحید اور فرد ہو اُسکا کسی شعبہ اور کسی نوع میں کوئی شریک نہ ہو چنانچہ اس مسئلہ کو کس خوبی سے اسلام نے حل کر دیا ہے کہ اگر کوئی بھی اس اللہ پاک کا کسی قسم کا بھی شریک ہوتا تو یہ نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اسی مسئلہ کو اگر فلاسفر اور منطقی شخص کے سامنے منطقی پیرایہ میں پیش کیا جائے تو پہلے مقدمات ذیل کو ذہن نشین کرانا ہوگا (۱) عالم میں گو بظاہر ہزاروں لاکھوں اشیا نظر آتی ہیں لیکن عالم ایک شئے واحد ہے اور یہ تمام اشیاء اُس کی ذاتیات اور اجزا ہیں جس طرح انسان میں ہاتھ پاؤں ناک۔ کان۔ آنکھ۔ منہ اور بہت سے اندرونی اعضا ہوتے ہیں۔ تاہم انسان ایک شئے واحد ہے۔ (۲) ایک چیز کی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ علت تامہ کے یہ معنے ہیں کہ اُس کے وجود کے ساتھ بلا انتظار کسی اور چیز کے معلول وجود میں آجائے۔ اس لئے اگر ایک معلول کے لئے دو علت تامہ ہوں ایک بالکل بیکار ہوگی۔ (۳) خدا عالم کی علت تامہ ہے۔ اب استدلال کے مقدمات یہ ہیں۔ عالم ایک شئے واحد ہے اور شئے واحد کی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں اس لئے عالم کی بھی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں۔ خدا عالم کی علت تامہ ہے اور علت تامہ متعدد نہیں ہو سکتی اس لئے خدا بھی متعدد نہیں ہو سکتا۔" پس جس پاکیزہ عنوان سے خداوند عالم کو واحد محض اسلام نے بتلایا ہے اُس عنوان کی نظیر خود اسلام ہی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خدا کے اقرار و اعتراف کا دل پر جو اخلاقی اثر پڑتا ہے وہ بغیر توحید کامل کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اطاعت۔ انقیاد خشوع و خضوع۔ توکل۔ اخلاص کی حالت اُسی وقت دل پر طاری ہو سکتی ہے جب یہ خیال ہو کہ ہماری تمام حاجتوں تمام ضرورتوں ساری امیدوں۔ کل خواہشوں کا کوئی ایک ہی مرکز ہے۔ انسان میں استقلال ارادہ۔ دلیری بے نیازی کے اوصاف بھی توحید کامل کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے۔ غور کیجئے کہ جو شخص ایک کے سوا اور کوئی دوسرا بھی حاجت روا مانتا ہے اُس کا سر ہر ایک آستانہ پر جھکنے کے واسطے طیار رہتا ہے۔ یہ مضمون اگرچہ اُس درجہ تکمیل نہیں ہو سکا ہے جس پایہ کا یہ مضمون ہے تاہم غور کرنے اور سبق حاصل کرنے کے واسطے کافی ہے۔ — ضیاء الاسلام مراد آباد۔

حضرت حکیم الامت لاہور میں

آریہ سماج وچھو والی کے سالانہ جلسہ پر حضرت حکیم الامت جب لاہور میں تشریف لے گئے تھے۔ تو وہاں ایک شخص نے ان پر ایک سوال کیا تھا جس کو فائدہ عام کے لئے بمعہ جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ تو اس کے بعد تم لوگ درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ صلعم کے لئے کیا مانگتے ہو۔ اور جو مانگتے ہو وہ حضرت ابراہیم سے کم درجہ پر کیوں مانگتے ہو۔ جیسا کہ کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم سے ظاہر ہوتا ہے۔

جواب۔ یاد رکھو۔ ایک خدا کا فضل ہوتا ہے اور ایک تکمیل دین ہوتی ہے۔ خدا کے فضل محدود نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالےٰ خود محدود نہیں ویسے اس کے فضل بھی محدود نہیں اس کے گھر کا دوالہ کبھی نہیں نکلتا۔ وہ جو کچھ کسی کو عنایت کرتا ہے اس سے بھی بڑھ کر دے سکتا ہے اسی واسطے مسلمانوں نے بہشت اور بہشت کی نعماء کو ابدی اور لاانقطاع ابدی مانا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے عطاءً غیر مجذوذ اور پھر فرمایا۔ لا مقطوعة ولا ممنوعة۔ غرض جب کہ خدا کے فضل بے انت ٹھہرے اور ہم جناب الٰہی سے اپنے محسن کے لئے درد دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کریں گے تو خدا تعالےٰ نے ہماری عرضداشت پر جناب نبی کریم صلعم کے لئے خاص رحمتوں کا بھیجنا منظور فرمائے گا اور چونکہ اس دعا کے لئے اس نے خود ہمیں حکم دیا ہے اس واسطے یقیناً صلوٰۃ اور سلام کی دعا قبول ہوگی۔ اور اس ذریعہ سے جب ہمارے نبی کریم صلعم کو خاص انعامات حاصل ہونگے تو وہ خوش ہو کر ملاء اعلیٰ میں ہمارے لئے توجہ کریں گے۔ پس درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں

۱۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے کہ سب کے سب انبیاء، رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اسکے محتاج ہیں۔

۲۔ خدا تعالےٰ کا کمال غنا ظاہر ہوگا۔ کہ سارا جہان اس سے سوال کرتا رہتا ہے۔ مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے اور جتنا دیتا ہے اس سے بھی بڑھ چڑھ کر دینے کے لئے اس کے پاس موجود رہتا ہے۔

۳۔ آنحضرت صلعم کی نسبت یہ عقیدہ پختہ ہو جائے گا۔ کہ وہ خدا کا محتاج ہے۔ اور ہر آن میں محتاج ہے۔ خدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچیگا۔ بلکہ عبد کا عبد ہی ہے۔ اور عبد ہی رہیگا۔ اور رہیگا اور خدا تعالےٰ کا فیضان ان پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔

۴۔ درود شریف کے پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلعم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہیگا۔ باقی رہا علی ابراہیم و علی آل ابراہیم تو اس کا یہ جواب ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم حضرت ابراہیم کی آل میں ہی داخل ہیں اور صلوٰۃ بھیجنے والا چاہتا ہے کہ جس قدر برکات اور انعامات آلٰہیہ حضرت ابراہیم اور اس کی اولاد پر ہوئے ہیں ان سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم صلعم کو عطا ہو۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہو سکتا کہ ہمارے نبی کریم صلعم حضرت ابراہیم سے کمتر درجہ پر ہیں۔ بلکہ اس سے تو ان کے اعلیٰ مدارج کا پتہ لگتا ہے چونکہ درود شریف پڑھنا ایک نیک کام ہے اور یہ ایک حکم ہے۔ کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے تو اس کو بھی اسی قدر ثواب پہنچتا ہے جسقدر کہ سیکھ کر عمل کرنے والے کو۔ اس لئے دنیا میں جسقدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں۔ ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم صلعم کو بھی پہنچتا ہے اور ہر وقت پہنچتا ہے۔ کیونکہ زمین گول ہے۔ اگر ایک جگہ فجر ہے۔ تو دوسری جگہ عشا ہے۔ ایک جگہ اگر عشا ہے تو دوسری جگہ شام ہے ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلعم کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ دنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجدہ کرنے اور درود پڑھتے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پر چلتے روزے رکھتے زکوٰتیں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ ہر آن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان عبادات کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ کیونکہ اسی نے تو یہ باتیں سکھائی ہیں۔ کہ تم لوگ نمازیں پڑھو زکوٰتیں دو اور مجھ پر درود بھیجو۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلعم کی اپنی ذات جو دعائیں مانگتی ہونگی۔ وہ ان کے علاوہ ہیں۔ اب تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہیں گے ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم صلعم کے نامہ اعمال میں بھی ہونی چاہیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ وہ دنیا کی کل مخلوقات کا سردار ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال تمام دنیا سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو کوئی مسلمان نیکی کرے گا۔ وہ محمد رسول اللہ صلعم کے نامۂ اعمال میں ضرور لکھی جائیگی اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام رسولوں نبیوں اور اولیاؤں کا بھی سردار ہے۔ کیونکہ دنیا میں جسقدر رسول گذرے ہیں انکی امتیں ان کے لئے دعائیں نہیں کرتی۔ مگر ہمارے نبی کریم صلعم کے لئے انکی امت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے۔ اور ہمارے نبی کریم صلعم کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونیکا یہ ایک ثبوت ہے۔

مُسلمان اندھوں کی حفاظت کرو

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس
در بندِ آں مباش کہ نشنید یا شنید

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ مَیں نے روزانہ پیسہ اخبار میں اسلامی انسکلو پیڈیا کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا مجھے خیال تھا کہ کوئی دردمند دل میری اس تحریر سے متاثر ہوگا اور اُن نام نہاد انجمنوں کو متوجہ کریگا جو حمایت و اشاعتِ اسلام کے دعوے کرتے ہیں مگر

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اسلام کی حمایت اور حفاظتِ دین قویم ان کے لئے ضروری نہیں ان کی غرض و غایت شاید کچھ اور ہے جس سے ہم ناآشنا ہیں کسی مسلمان اخبار نویس نے اسپر کوئی ریمارک لکھنا بھی حرام سمجھ لیا جس سے مسلمانوں کی دینی حمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حالت تو یہاں تک پہنچ چکی ہے اور بایں کہتے ہیں کہ کسی مصلح اور مامور کی حاجت نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملتِ بیضا کے متعلق ان میں احساس کا مادہ بھی نہیں رہا۔ افسوس۔

آج مَیں ایک اور امر مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں مَیں جانتا ہوں کہ غالباً اس کا بھی وہی حشر ہو جو اسلامی انسکلو پیڈیا والے مضمون کا ہوا۔ لیکن مجھے اس کی پروا نہیں مَیں نیک نیتی سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور اگر ایک دل پر بھی ٹھیس لگی تو مَیں سمجھونگا میری آہ کا اثر خالی نہیں گیا۔

اندھوں کی مفلوک اور معذور جماعت یوں تو ہر قوم اور طبقہ میں پائی جاتی ہے اور مسلمانوں میں بھی موجود ہے عیسائیوں نے پہلے ہی سے ایسے لوگوں کے لئے مدرسہ کھولے ہوئے ہیں جہاں اندھوں کو بائبل پڑھائی جاتی ہے اور مختلف قسم کے کام سکھائے جاتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اندھوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جس قدر سہولتیں اور آسانیاں پیدا کی ہیں اور انھیں ایک معذور اور مغلوب مخلوق کی بجائے کارآمد انسان بنانے کے لئے بہت کچھ کر دکھایا ہے اس زمانہ میں اگر اپنی قوم کے اندھے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے کوئی بہتر صورت ہم لوگ پیدا نہ کر سکیں تو سخت افسوس اور ناشکری ہوگی۔ جب اس قسم کے ذرائع نہ تھے تو ان نابینا لڑکوں اور لڑکیوں کو حتی الوسع قرآن مجید حفظ کرایا جاتا تھا چنانچہ کثرت سے اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ مگر صرف اسی قدر تعلیم سے اُنھیں مسجد نشین . . . . کر دیا جاتا تھا اور اب تک اسی طریق پر کم و بیش عمل جاری ہے۔ بیشک عمدہ بات ہے کہ ان لوگوں کو قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے لیکن جبکہ ان کی تعلیم اور تربیت مزید کے سامان اور اسباب میسر آسکتے ہیں تو پھر کیوں انہیں کارآمد فرقہ نہ بنایا جاوے۔ اب وہ بڑے مسجدوں میں ٹھیکر ٹکڑے توڑنے والے سُست اور نکمے وجود ہیں اور بیکار بیٹھے بیٹھے جو جو کچھ اُنھیں سوجھتا ہے اس کو خدا ہی بہتر جانتا ہے یا عام تجربے دُنیاداروں کو بتاتے ہیں۔ اس لئے کوشش ہونی چاہیئے کہ اس گروہ کی تربیت اور تعلیم کا مناسب انتظام کیا جائے۔ مسجدوں کی آمدنیاں بعض جگہ کثیر تر ہیں اگر مسلمانوں کی خیرات کا کوئی مناسب انتظام ہو اور مسلمانوں کو خدا سمجھ دے تو معمولی اخراجات سے یہ اندھوں کے لئے ایک نہیں بیسیوں بلکہ صدہا مدرسے قائم کر سکتے ہیں۔

مینے امرتسر میں عیسائیوں کے اندھوں کے بنائے ہوئے عمدہ عمدہ سامان دیکھے ہیں انہیں ٹوکریاں۔ چکیں بنانی سکھائی جاتی ہیں کرسیاں بُنتے ہیں اور لکڑی کے عمدہ عمدہ کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ نابینا گروہ آسائش سے زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ مشن کو کچھ پیدا کر کے دیتے ہیں اور انپر کچھ بھی مشن کا خرچ نہیں ہوتا۔ ہاں اس ذریعہ سے وہ ان اندھوں اور سورداسوں کو جو مسجدوں یا شوالوں میں بیٹھے ہوئے۔

چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر میکنند

کا عمل کرتے ہیں کارآمد گروہ بنانے کے علاوہ عیسائی بنا لیتے ہیں سررشتہ تعلیم کی طرف سے ایک سکول جو اب کھولنے کی تجویز ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ غالباً یہ بھی عیسائیوں کی طرف سے کھولا جاویگا۔ اور گورنمنٹ اس میں کچھ مدد دے۔ اس سکول کا کھلنا تو کسی صورت میں مضر نہیں ضروری ہے لیکن اگر عیسائیوں نے ہی اس سکول کو کھولا تو مسلمان اپنی نسل کے ایک بہت بڑے حصہ کے ضائع ہونے کا یقین کر لیں۔ جو بچے اس سکول میں جائینگے اُن میں سے اکثروں کا تبدیل مذہب کر لینا بہت سہل ہوگا اور عیسائیوں کی یہی غرض اس سکول کے اجرا میں مخفی ہوگی۔ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی حمیت ہے تو اس کا تدارک اور انسداد کریں اور انسداد کی یہ صورت نہیں کہ اندھوں کو اس تعلیمگاہ میں جانے نہ دیں بلکہ یہ ہے کہ خود ان کی تعلیم کا انتظام کریں یہ کام میں سمجھتا ہوں میں ہزار روپیہ کے سرمایہ سے ہو سکتا ہے اور اس قدر رقم صرف پنجاب ہی کے مسلمان جمع کر سکتے ہیں اور اگر وہ صرف ان روپیوں کی قیمت ہی اس فنڈ میں دیدیں جو پہلے سے نابینا لڑکوں کو دیتے ہیں تو کافی ہو سکتی ہے۔ مسلمانو! خدا کے واسطے بیدار ہو جاؤ۔ یہ دن غفلت کے نہیں ہیں اپنی اس کمزور نسل کی حفاظت کرو آج تمہیں جو گروہ ایک بوجھ اور ناکارہ معلوم ہوتا ہے اگر تم موجودہ طریقِ تعلیم سے فائدہ اُٹھاؤ تو یہ گروہ تمہارے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے چونکہ یہ لوگ نابینا ہوتے ہیں اس لئے انکی ذہنی طاقتیں اور غور و فکر کی قوتیں بہت کچھ کام کر سکتی ہیں دیکھو مَیں پھر کہتا ہوں لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یہ بھی قتل اولاد ہے۔

اے پنجاب و ہند کے مسلمانو! کیا تم میں بھی ایک فرد نہیں ہے جو اس ضروری اور نفع رساں کام کے لئے کھڑا ہو۔ یہ سکول جو مسلمان نابینا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے قائم کریں دوسرے سکولوں کی نسبت جلد تر مفید اور سیلف سپورٹنگ ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب منت ہے کہ تم اپنی ذریت کی مدد کرو۔ اور انھیں دنیا کی خاطر اسلام جیسے برگزیدہ مذہب سے دور پھینکنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر عیسائیوں کی طرف سے سکول کھل گیا اور مذہبی طور پر اس کا کوئی بُرا اثر پڑا تو یاد رکھو اس کے ذمہ وار تم ہوگے۔ مَیں وہ کون سے الفاظ لاؤں جن سے تمہارے دل میں اس ضرورت کا اثر پیدا کر سکوں بجز اس کے کہ اے خدا تو ہی اس قوم کے دل میں القا کر اور اس ضرورت کا احساس اُنہیں بخش۔ آمین

کاش مسلمان اپنے روپیہ کے **مصرف** کا خیال کریں لاکھوں کروڑوں روپے جو عرسوں اور تعزیوں اور دوسری تقریبوں پر صرف کئے جاتے ہیں اگر وہ اس قسم کی مفید قوم انسٹی ٹیوشنز کے اجراء پر صرف ہوں تو خود اندازہ کر لو وہ قوم اور ملک کے لئے کس قدر مفید اور مبارک ہو سکتے ہیں۔

علماء اور صوفی سجادہ نشین اگر اس سوال پر توجہ کریں تو شاید بہت کچھ کر سکیں وہ عوام پر اپنا اثر ڈالیں اُن سے ایک ایک پیسہ لیں اور اس قسم کے مدرسہ کے لئے سرمایہ جمع کریں اور پھر لاہور جیسے مقام پر ایسا مدرسہ کھولدیں۔ مَیں دیکھوں گا کہ اس تحریک کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اگر یہ بھی خاموشی کے ساتھ گذر گئی تو پھر یقین نہیں تو یہ ظن کرنے کا حق ہوگا کہ مسلمان اپنی ذریت کو تباہ کرنے کا آپ ذمہ اُٹھاتے ہیں اے اللہ تو رحم فرما اور اس قسم کے ابتلا سے محفوظ رکھ۔ آمین

ضروری اطلاع

بعض خریداران کا الحکم ۲۴ ڈسمبر نمبر ۴۶ یہاں رکھ لیا گیا تھا لیکن پوری احتیاط سے تقسیم نہیں کیا گیا۔ اسواسطے عام طور پر یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جس خریدار کے پاس نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ ڈسمبر ۱۹۰۷ء کا الحکم نہیں پہنچا وہ براہ مہربانی دفتر میں اطلاع کر کے طلب کریں۔ منیجر الحکم

خبرونکا گلدستہ

دنیاء اسلام کی خبرین

ہندوستان کے اکثر مقامات مین ماہ ذی الحجہ کا چاند اتوار کی شام کو دیکھا گیا۔ عید ۱۵؍جنوری کو بروز بدھ ہوگی۔

کابل سے اطلاع پہنچی ہے کہ فقیر سید افتخار الدین برٹش ایجنٹ جو ماہ گذشتہ مین کابل سے واپس آنے والے تھے انہین گورنمنٹ کی طرف سے اور دو سال تک کابل مین قیام کرنے کا حکم ملا ہے۔

امیر کابل سیاحت انگلستان کی طیاریان کر رہے ہین۔

لسان العرب۔ عربی لغت کی ایک مستند اور جامع کتاب ہے۔ چھاپہ کی بعض غلطیون کیوجہ سے اہل مصر نے ارادہ کیا ہے کہ اسکی تصحیح کے لئے ایک کمیٹی قایم کی جاوے (علمی مذاق اور خدمت زبان اس کا نام ہے۔ ایڈیٹر)

علماء جرمن کی خواہش ہے کہ ارض یمن مین ایک وفد لیجاوے جو وہان جاکر آثار عرب کی تحقیقات کرے لیکن یمن کی موجودہ مخدوش حالت شاید ایسے وفد کی اجازت نہ دے سکے

سلطان روم نے مطبع عثمانیہ کے مطبوعہ قرآن مجید کئی ہزار کو لمبو مین تقسیم کئے ہین۔ کاش اس کے ساتھ قرآن مجید کی صحیح تعلیم کا بھی بندوبست ہوتا۔

قیروان۔ افریقہ کا مشہور اور قدیم شہر اسلام کی پہلی صدی کی یادگار ہے مشہور فاتح عقبہ نے جو دولت امویہ کی طرف سے افریقہ کا کمانڈر انچیف تھا۔ اس شہر کو آباد کیا۔ اور فتوحات کا ہیڈکوارٹر قرار دیا تھا۔ حال مین اسی فاتح جنرل کے نام پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کا نام جمعیتہ العقبہ ہے۔

راجہ محمد صادق خان صاحب والی ناپنارہ کا مکہ مین ہیضہ سے انتقال ہوگیا ہے۔

باب عالی نے اناطولین ریلوے کو اپنا سرمایہ بڑھا کر دوگنا کرنے کی اجازت دیدی ہے جس سے کسیقدر یہ بھی مقصود ہے کہ بغداد ریلوے کے متعلق تیز رو ٹرین چلانے کے لئے لائین کے مستحکم و مضبوط کیا جاوے۔ **لائین** کے حلب تک پہنچ جانے پران ٹرینون کی آمدورفت کا انتظام کیا جاے گا

تبریز کی ایک تار برقی مظہر ہے۔ ترکی ایرانی سرحد کا نزاع دور کرنے کو جو کمیشن مقرر ہوا تھا۔ اسنے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

اخبار پاؤنیر مستند سرکاری خبر کی بنا پر لکھتا ہے کہ بغداد اور دمشق مین عنقریب موٹر کار کی آمدورفت کا سلسلہ جاری ہونے والا ہے۔ اور اس کے متعلق قسطنطنیہ کے ٹھیکدارون سے جو معاہدہ ہو رہا تھا۔ وہ تقریباً تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔

ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۹۰۸ء کے لئے شاہی اخراجات کی مقدار پچیس لاکھ فرنیک قرار دی ہے (فرنیک ۹ ؍ کے برابر ہوتا ہے)

ایران مین اخبارات کو آزادی دیگئی ہے بشرطیکہ شریعت اسلامیہ کے خلاف کچھ نہ لکھا جاوے۔

اخبارات مظہر ہین کہ حجاز ریلوے کے مدینہ منورہ پہنچنے پر قسطنطنیہ مین ایک جلسہ ہوگا جس مین قیصر ہند کو بھی دعوت دی جائے گی۔

متفرق خبرین

ہندوستان مین سزائے تازیانہ کے قانون کی ترمیم امپیریل لیجسلیٹو کونسل کلکتہ کے آیندہ اجلاس مین غالباً پیش ہوگی اور سزائے تازیانہ صرف عادی مجرمون کے لئے رہ جاے گی۔

ممالک متحدہ کی گرانی کے خیال سے بنگال کی بندرگاہون سے روانہ کرنے کے لئے رنگون مین ڈیڑہ کروڑ من چاول مول لئے گئے۔

سول ملٹری گزٹ کا ایک الہ آبادی نامہ نگار تجویز کرتا ہے کہ چونکہ صوبجات متحدہ اور بعض اضلاع پنجاب مین سخت قحط پڑ رہا ہے اس لئے یہ عمدہ موقع ہے کہ افواج سرکاری کے لئے رنگروٹ بھرتی کئے جاوین۔

ہوڑہ کلکتہ سے الہ آباد تک ریلوے لائین اسی سال کے اندر ڈبل کر دی جائے گی۔ ہوڑا سے کام شروع کر دیا گیا ہے

پال گہاٹ ضلع میلاپور مین ۱۸؍جنوری کو ویدک اور یونانی طریق علاج کی نمایش ہوگی۔ اور قدیم ہندوستانی طریق علاج پر بعض دلچسپ مضامین پڑھے جائین گے۔

۳؍جنوری ۱۹۰۸ء کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ تمام انگلستان مین سخت پالا پڑتا ہے۔ اور تیز تند مشرقی ہوا چل رہی ہے سردی کی وجہہ سے کئی موتین واقعہ ہو رہی ہین۔

مکہ مدینہ اور ینبوع وبائے ہیضہ زورون پر ہے۔

لوکل گورنمنٹون نے پرائمری تعلیم مفت دیجانے کے متعلق اپنی رائین بھیجدی ہین۔

امسال تمام ہندوستان مین رقبہ زیر کاشت گندم سال گذشتہ کی نسبت ۴ ۳ فیصدی کم ہے پنجاب اور صوبجات متحدہ مین یہ کمی بترتیب ۲۴ اور ۲۵ فیصدی ہے۔

صوبجات متحدہ ممالک متوسط راجپوتانہ پنجاب اور صوبہ سرحدی مین چارہ کے سخت قحط کی وجہہ سے گورنمنٹ نے تاجران چارہ کے واسطے ذیل کی ایک بھاری رعایت کا اعلان کیا ہے تاکہ چارہ کی عام تجارت مین ترقی ہو۔ اور تمام موجودہ ذخیرے پورے طور پر مستعمل ہو سکین۔ اس چارہ پر (باستثنائے چارہ برائے ضمیمہ فوج) جو سٹیشن ہائے متعلقہ صوبجات متذکرہ بالا کو روانہ کیا جاوے بحساب نصف آنہ فی روپیہ پیسنگاڑی فی میل اور ایک آنہ فی بوگی گاڑی وصول کیا جاے گا اور جو کرایہ مذکورہ بالا ریلوے ہائے کے خاص تخفیف شدہ کرا

جات کے حساب سے باقی رہیگا۔ وہ گورنمنٹ ادا کریگی۔

بنارس مین دریائے گنگا کے پل پر سے گذرنے کا محصول یکم ماہ حال سے موقوف ہوگیا۔

رنگون مین ایک انجمن بدین غرض قایم ہوئی ہے کہ طلباء مدارس کو وظایف دیکر تحصیل علم کے لئے جاپان اور دیگر ممالک کو بھیجا جاوے۔

ضلع دہلی مین دیوانی مقدمات کی کثرت کی وجہہ سے ڈسٹرکٹ جج اور منصف کی زاید آسامیاں چہہ ماہ کے لئے منظور ہوئی ہین۔

مدراس مین مویشی کے درمیان ایک قسم کا مرض نمودار ہوگیا ہے۔ جو فی الحال میونسپلٹی کے جانوارون تک محدود ہین۔

لائل پور کے مجوزہ زراعتی کالج کا نصاب تعلیم طیار ہو رہا ہے یہ کالج جولائی ۱۹۰۸ء سے کہل جائیگا۔ اور تمام سٹاف یورپین ہوگا۔

لالہ لاجپت رائے نے ۴ ماہ حال کو ممبئی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ مین تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ سماج نے آج تک پولیٹکس مین حصہ نہین لیا۔ لیکن کچھہ تعجب نہین کہ آیندہ وہ ملکی معاملات پر غور و بحث کیا کرے۔

مرض النوم کی تحقیقاتی کانفرنس کا اجلاس جو ۸؍جنوری کو مقام لنڈن منعقد ہونے والا تھا۔ فرانس کی درخواست پر ماہ فروری تک ملتوی ہوگیا۔

اوکسفورڈ مین ۱۵ سے ۱۸ دسمبر تک بین الاقوام کانگریس مذاہب کا اجلاس ہوگا۔

دارالامان کی خبرین

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی رسالہ کی تصنیف کے کام مین مصروف ہین۔ اور خداتعالیٰ کا فضل آپ کی تائید کر رہا ہے

۲۔ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۸ء کو قادیان مین بارش ہوگئی ہے جسکی سبب سے اناج کے معمولی بھاؤ مین پہلے کی نسبت ارزانی ہونے لگی ہے۔ اور زمیندار کاشت ربیع کے کام مین مصروف ہوگئے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عاجز بندون کی دستگیری فرمائی ہے۔

۳۔ ۱۲؍جنوری ۱۹۰۸ء کو ایک ضلع ہزارہ کا احمدی یہان آکر فوت ہوگیا۔ اور خوش قسمتی سے مقبرہ بہشتی مین جگہ پائی۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

مضمون نگار مطلع رہین

الحکم مین چھپنے کے لئے جس قدر مضامین ایڈیٹر

آئین گے اور اگر وہ مفید اور ضروری نہ ہونگے۔ تو انہین ردی کی ٹوکری مین ڈال دینے پر مجبور ہوگا۔ دور از مطلب تمہیدون کو قطعاً چھوڑ دینا چاہیئے۔ واقعات اور صداقتین ایسی باتون کی محتاج نہین ہوا کرتین۔ ایسا ہی شخصی امور اور ذاتی مباحث کو بھی دور از کار سمجھنا چاہیئے۔

ہشیار باش !!!

حاملان عیسائیت پہلے ہی اشاعت عیسویت کے نئے موقع شناسی مین ماہر اور مشتاق ہین اور ملک مین قحط سالی ان کے لئے موسم بہار اور سرسبزی فصل کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ موجودہ قحط سالی سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے عیسائی مشنون کو چھوڑ کر مکتی فوج نے بڑے وسیع پیمانہ پر کام کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اسنے ہندوستان کے قحط زدگان کی امداد کے لئے ایک **فنڈ** قایم کیا ہے۔ اس کے ذریعے اناج ارزان فروخت کیا جائیگا۔ محتاجون کو قرض دیا جاویگا۔ اور قحط زدہ لوگون کو زرخیز علاقہ مین آباد ہونے مین مدد دی جائیگی۔ یہ تجاویز جو مکتی **فوج** نے اختیار کرنی چاہی ہین فی نفسہ قحط زدگان کی امداد کے رنگ مین بہت مفید اور خوش کن ہین۔ مگر اس **دانہ** کے نیچے ایک **دام** ہے۔ جو جان بچا کر ایمان چھین لیگا۔ **مفلوک الحال** مسلمانون کو کیا غیرت دلاؤن اور کس رنگ مین انہین اپنی نسلون کو عیسویت کے شکار ہونے سے بچانے کی تحریک کرون۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

مسلمانونکی تعلیمی [کانفرنس] آئندہ اجلاس

مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کا پچھلا اجلاس کراچی مین نہایت کامیابی سے ختم ہوگیا۔ اگلے سال کے لئے تعلیمی کانفرنس کے لئے امرتسر کی خبر ہے ندوۃ العلماء کا بھی ایک اجلاس ہوچکا ہے۔ تعلیمی کانفرنس مین ملک کے تعلیم یافتہ مسلمان جمع ہوتے ہین۔ اس تعلیم کانفرنس سے فائدہ اٹھانے کے لئے اگر **ریویو آف ریلیجنز** کا ایک خاص نمبر کئی ہزار کی تعداد مین چھاپ کر مفت تقسیم کیا جاوے تو جہان ایک طرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عام تبلیغ اور حجت تعلیم یافتہ گروہ پر قایم ہوجائے گی۔ وہان رسالہ مذکور کی اشاعت عام کی تحریک ہوسکیگی۔ **کانفرنس** نمبر کی اشاعت کے لئے ایک معقول رقم کی ضرورت ہوسکتی ہے لیکن یہ سوال احمدی انجمنون مین قابل غور ہونا چاہیئے۔

یہ اتفاق نہین نفاق ہے

مین مسلمانون کے مختلف فرقون مین باہمی اتفاق کا دل سے خواہشمند ہون لیکن میری سمجھ مین یہ سوال حل ہوتا نظر نہین آتا جب تک کہ وہ ایک وجود کو **مفترض الطاعۃ** تسلیم نہ کرلین۔ اس قسم کے جھگڑون اور دشمنیون کی آگ پر کبھی پانی پڑ سکتا ہی نہین۔ اس کی لانظیر نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے جس نے **عربون** کے صدیون کے اختلافات کو مٹا کر سب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کردیا۔ پس اسی اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر مین بڑی جرأت اور دلیری سے کہہ سکتا ہون کہ **بدون امام** کے اتفاق ہو نہین سکتا۔ حال ہین مظفر نگر کی انجمن اسلامیہ اور انجمن جعفریہ کے جلسون کی تقریب پر شیعہ سنیون مین اتحاد کی ایک صورت دکھائی گئی ہے۔ یہ آثار تو اچھے ہین مگر جن لوگون کے معتقدات مین زمین آسمان کا فرق ہو ان مین دلی اتفاق ہو میری سمجھ مین تو آ نہین سکتا۔ یہ تو ایک قسم کا نفاق ہے کہ دل مین ایک دوسرے سے بیزار ہون اور بظاہر متحد خدا کرے کہ ہم سب کے سب اپنے اختلافات کو امام کے ذریعہ مٹانے کی توفیق پا سکین۔

مغربی تہذیب کا نیا شگوفہ

آریہ گزٹ لکھتا ہے

مغرب مین عورتون کی بیجا آزادی سے ہی نہین۔ بدزبانی کے ہاتھون بھی شوہر نالان ہین۔ کلکتہ مین مسٹر کنگسفورڈ پریزیڈینسی مجسٹریٹ کے سامنے مسٹر سلوآن نے اپنی بیوی کے خلاف استغاثہ پیش کیا کہ اس کو بجرم ہتک عزت سزا دی جائے۔ کیونکہ ملزم نے ایک خط مین اسکو اور اس کی ماں بہن کو سخت سست کہہ کر ہتک کی ہے۔ یہ خط سیتارام پور سے کلکتہ بھیجا گیا ہے اس مین ملزمہ مستغیث کو جو اس کا شوہر ہے جھوٹا اور کاذب لکھتی ہے۔ اسنے مستغیث کو لکھا ہے۔ کہ اس سا[ت]ن کے کپڑے بیچ کر شراب پی لی اور کہ اسکے دوست سب کے سب منگتے اور قلاش ہین۔ اور وہ خود بھی انسے بہتر نہین۔ اور وہ سفید چمڑے کا حبشی ہے۔ اور ان کا سفید رنگ مگر دل بالکل سیاہ ہے۔ اور مستغیث کا خاندان کتون کیطرح کمینہ خصلت ہے۔ اور کہ "کون کہہ سکتا ہے کہ مین نے حماقۃً مسٹر سلوان نامی سے شادی کی اور مجبوراً اسکو اپنا شوہر ظاہر کرتی ہون۔ بیگم صاحبہ نے خاتمہ چٹھی پر شوہر کو ڈانٹ بتائی ہے کہ خبردار یہان آنیکی کوشش نہ کرنا ورنہ جیتے جی کلکتہ نہ دیکھ سکو گے"۔

مجسٹریٹ نے خط پڑھا۔ اسکی رائے مین مستغیث کی ماں اور بہن کے متعلق کوئی فقرہ ہتک آمیز نہ تھا۔ خاندان کے کتون کی طرح کمینہ خصلت ہونیکا اطلاق مستغیث کی ماں اور بہن کی ہتک عزت پر نہین ہوسکتا۔ خود مستغیث کی نسبت حکم تھا۔ کہ چونکہ اس خط کی اشاعت نہین ہوئی اسلئے وہ مزیل حیثیت خیال نہین ہوسکتا اور اسلئے کوئی مقدمہ چل نہین سکتا۔ لہذا استغاثہ خارج۔

زنانہ سگنلرون کا تقرر

ٹیلیگراف کمیٹی کی سپارش پر گورنمنٹ ہند نے زنانہ سگنلرون کو ملازم رکھنا منظور کرلیا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ امیدوار ناکتخدا یا بیوہ ہون اور شادی کرنے کا ارادہ ہو تو ملازمت سے مستعفی ہوجائین اس کے علاوہ مردون کی نسبت اچھی سہولتین دی گئی ہین۔ یہ تجویز ملک کی اخلاقی حالت پر کیسا اثر کریگی۔ اس لحاظ سے قابل غور ہے۔ مگر جہان تک قیاس کیا جاتا ہے اس سے صرف یورپین یا یورشین زنانہ سگنلر فائدہ اٹھائین گے ہندوستانی عورتون نے ایسی ترقی نہین کی کہ وہ غیر مردون کے دوش بدوش بیٹھ کر تار بازی کرین۔ یورپین سوسائٹی مین پردہ نہین۔ اور نہ ان باتون کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ قوم اس تجربے سے فائدہ اٹھا سکے گی۔ اسے مبارک ہو۔ مگر جن دیسیون کو ان نازنینان فرنگ کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر کام کرنا پڑیگا انہین بہت احتیاط اور سنجیدگی کی حاجت ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ بعض بیچارے ناکردہ گناہ یونہی مارے جائین اس لئے اگر ٹیلیگراف کمیٹی زنانہ سگنلرون کا تقرر ایسے ٹیلیگراف آفسون مین مقرر کرے جہان عموماً یورپین سگنلر ہون تو زیادہ موزون اور مفید ہوگا۔

قحط کے مصائب مین ہندوؤنکی ہمدردی

قحط کے مصائب کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے اور اسکی مشکلات کا دامن دراز۔ اس موقع پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ قوم جسکو انما المومنون اخوۃ کی تعلیم دی گئی تھی عملی طور پر اپنی اخوت اور **ہمدردی** کا ثبوت دیتی مگر برخلاف اس کے ہندوؤن نے اس بلا مین اپنے بھائیون کی خصوصاً اور عام لوگون کی عموماً دستگیری کے لئے قدم آگے بڑھایا ہے۔ لاہور اور امرتسر مین بعض اولوالعزم ہندوؤن نے غربا کی امداد کے لئے آٹے کی دکانین کھلوا دی ہین۔ جہان بازاری نرخ سے سستا آٹا دیا جاتا ہے۔ ان کی یہ فیاضی ایسی حالت مین قابل شکر گذاری کے ہے۔ مگر افسوس ہے ان مسلمان رؤسا اور امرا پر جو اپنے عیش و عشرت کے سامانون پر تو ہزارون نہین لاکھون روپے خرچ کردینا معمولی بات سمجھتے ہین۔ مگر اپنے **تہیدست** اور گرے ہوئے بھائیون کی مدد ان کے لئے بار گران ہے ایسی حالت اور صورت مین وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کے اندر **قومیت** کی حس پیدا کرین۔ العجب !۔

اس موقع پر قومی انجمنون اور سوسائیٹون کا فرض ہے کہ وہ امرا کو متوجہ کرین۔ اور اگر عام طور پر غریب مسلمانون کی مدد نہین کرسکتے۔ تو کم از کم ان بچون کو بچانے کی تو ضرور فکر کرنی چاہیئے جو قحط کی مصیبت مین پھنس کر آریون یا عیسائیون کے قبضہ مین چلے جاتے ہین خدا کرے کہ ہم مین یہ حس پیدا ہو۔ اور ہم لاتقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق کی

خلاف ورزی کرنے والے ٹھہرین۔

بہت بے آبرو ہوکر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

کانگرس کے جدال و قتال کے معرکہ مین لالہ لاجپت رائے کی جو حالت ہوئی ہے۔ وہ ان کے مُنہ سے مندرجہ حاشیہ مصرعہ کہلوا رہی ہے۔ یہ امر اخبار بین پبلک سے مخفی نہین کہ لالہ صاحب انتہا پسند پارٹی کے ویسے ہی لیڈر اور سرگروہ تھے جیسے پال بابو اور مسٹر تلک بلکہ مسٹر پال تو انہین کرسی صدارت کی زینت بنانے کے متمنی تھے اور اب جب کہ وہ ماندلے کے قلعہ سے قومی شہید کا خطاب لیکر نکلے ہین ان کی ارزوؤن اور امنگون کی بلند پروازی کو چھوڑ کر انتہا پسندون کو ان سے بہت کچھ امیدین تہین مگر یہان

ان نشون کو ترشی اتار چکی تہی۔

وہ جوش و ولولے جو گذشتہ موسم بہار مین زورون پر تھے اِمسال بالکل سرد ہو چکے تھے۔ مانڈلے کے قلعہ کی آب و ہوا نے ان مین اعتدال پیدا کر دیا تہا۔ اس لئے انتہا پسندون نے جہان کانگرس کے جدال مین سر سیندر د بابو اور ڈاکٹر راش کے سر پر جوتا نثار کیا وہان لالہ لاجپت رائے کے تنقیہ دماغ کی بھی ضرورت محسوس کی۔ اور یہی نہین بلکہ جب وہ انتہا پسندون سے ایک علیحدہ جلسہ مین شامل ہونا چاہتے تھے۔ تو انہین نا قابل بزم سمجھہ کر

دور باش

کہکر رخصت کر دیا۔ اور وہ اس جلسہ سے اپنا سا مُنہ لیکر آگئے اور نہایت حسرت و یاس سے کانگرس کو کہتے تھے۔

بہت بے آبرو ہوکر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

میان محمد جمیل امرتسری

خدا جانے مسلمانون کی حالت کب درست ہو گی میان محمد جمیل امرتسری نے چمڑے کی تجارت مین بہت روپیہ کمایا ہو۔ مگر اسکو یہ معنی نہین ہو سکتے ہین کہ ایک دولتمند مسلمان کی حیثیت سے اس خداداد نعمت کی یہ قدر کرتے جو انہون نے اپنے لڑکے کی شادی پر عملی طور پر دکہائی ہے۔ روزنس گزٹ امرتسر نے اس شادی کی روئداد علیگڈہ کانفرنس کی روئداد کیطرح با ضابطہ مرتب کی ہے جسکو پڑھکر مجھے بہت افسوس ہوا۔ طوائف۔ باجا اور سٹھ پر جسقدر روپیہ تباہ کیا گیا ہے۔ کاش وہ کسی قومی اور دینی خدمت مین صرف کر اور اسطرح جہان وہ ایک نیک کام کرنے والے اور نیک نظیر قائم کرنے والے ٹہرتے وہان ہمیشہ کے لئے انہین ثواب ملتا۔ ان فضولیون پر تو بہت سارو پیہ صرف کیا۔ اور علیگڈہ کالج کے سایل طالب علمون کو ایک سو سے زیادہ نہ دیے سکے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میان محمد جمیل صاحب کی تعریف کرنے والے ریا کار بہت سے ملین گے۔ مگر یہ محض نیک نیتی سے انہین انکی غلطی پر تنبیہ کیا ہو۔ شاید وہ اسکا کفارہ دے سکین۔ اور تعجب یہ ہو کہ اڈ روزنس میان محمد جمیل صاحب کے لڑکے کو **مولوی** بہی لکھتا ہے۔ کیا مولویون کی شادیون مین **کنچنیون** کا ہونا ضروری امر ہے ؟

دسمبر کے آخری ہفتہ مین ہندوستان کی کانفرنسون پر ایک نظر

ابھی تک مینے اپنے سالانہ جلسہ کے حالات نہین لکہے اور چونکہ مجھکو ان حالات کے ضمن مین بعض ضروری اور نہایت غور طلب قومی امور کو پیش کرنا ہے اس لئے اس سے پہلے عام واقفیت کے خیال کو مد نظر رکھہ کر مین ان تمام کانفرنسون اور جلسون مین سے اپنے ناظرین کو لے جاتا ہون جو دسمبر کے اس آخری ہفتہ مین ہندوستان مین منعقد ہوئے۔

کانگرس نیشنل کانگرس کے پنڈال کی سیر مین ناظرین کو کرا چکا ہون اور جس طریق پر کانگرس کا جنازہ اس کی ۲۳ وین سالگرہ پر اٹھا۔ وہ ناظرین دیکھہ چکے۔ یہ اسی **سیاسی مجلس** کی حالت ہے جو ملک مین **سیلف رول** کی خواہشمند ہے۔ اسکی حسب حال تو یہ شعر ہے۔

باخویشتن چہ کردی کہ با ماکنی نظیر آن۔
حقا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن۔

تعلیمی کانفرنس جس روز سورت مین کانگرس کے پنڈال مین جوتے نثار ہو رہے تھے اسی روز کراچی مین ہندوستان کے مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کا جلسہ تہا۔ تعلیمی کانفرنس کا بانی مبانی سر سید احمد خان با تقابہ تہا۔ اس کانفرنس کا مدعا مقصد صرف مسلمانون کی تعلیمی حالت پر غور کرنا ہے۔ یہ مقصد فی نفسہ برا نہین مگر یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ کیون مسلمانون کی ترقی کا مدار صرف دوسری قومون کی تتبع اور تقلید پر رکہا گیا ہے مسلمانو نے جب کبھی ترقی کی تہی قرآن کریم کی پابندی سے کی تہی اور ان کے تنزل کی تہ مین قرآن کریم کو پس پشت ڈالا ہوا تہا۔ پہر جب بام ترقی سے یہ علوم و فنون کے ہوتے ہوئے بہی گر سکتے ہین اور گرے ہین۔ تو نری ذہنی ترقیون سے کامیاب ہو جانا ہماری سمجھہ سے باہر ہے۔ بہرحال موجودہ حالت مین مسلمانون کی تعلیمی حالت کی اصلاح بہی ایک زبردست اصلاح اور ضرورت ہے۔ ۲۶ دسمبر کو اسکانفرنس کا اجلاس کراچی مین ہوا مختلف اقطاع ہند سے ایک ہزار ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ مسٹر ینگ ہسبنڈ کمشنر سندھ میر صاحب خیرپور کا فرزند۔ وزیر خیرپور۔ کلکٹر صاحب کراچی کے علاوہ بعض یورپین اور لیڈیان بہی تہین۔ سوز پر صاحب جو استقبالیہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ انہون نے ڈیلیگیٹون کا شکریہ ادا کیا۔ اور بالاتفاق خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی صدر منتخب ہوئے صاحبزادہ آفتاب احمد خان سکرٹری کانفرنس نے گورنر بمبئی کا ایک تار پڑھا۔ جس مین کانفرنس کے ساتھہ اظہار ہمدردی تہا۔ اس کے شکریے مین کانفرنس کی طرف سے تار دیا گیا۔ اور ملک معظم کی درازی عمر کی دعا کی گئی۔ ازان بعد کمشنر صاحب سندھ نے کہڑے ہوکر ہمدردی سے بہری ہوئی تقریر فرمائی جس مین انہون نے

گورنمنٹ سندھ اور صوبہ سندھ کی طرف سے کانفرنس کا خیر مقدم کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ مسلمانان سندھ کیلئے کانفرنس کا انعقاد مفید مفید ہوگا۔ ایسا ہی انہون نے سندھ کے مسلمانون کی تعلیمی حالت کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ گورنمنٹ مسلمانونکو ترقی تعلیم کے لئے مدد دینے کو ہر طرح آمادہ ہو۔ کمشنر صاحب کے شکریہ کا ووٹ پاس ہونیکو بعد خواجہ حالی نے اپنا ایڈریس اردو مین پڑہا۔ اس مین انہون نے مسلمانان ہند کی عام حالت کا قابل افسوس ذکر کیا۔ اور خصوصیت سے مسلمانان سندھ کی تعلیمی حالت کا بہت گرے ہوئے ہونا اعداد سے ثابت کیا۔ انہون نے بتایا کہ باوجودیکہ سندھ مین مسلمانان کی آبادی ۳/۴ ہے اور اسی قدر مزروعہ زمین کی مالک ہے۔ مگر **تعلیم۔ صنعت و حرفت۔ تجارت۔ سرکاری ملازمت** کے لحاظ سے وہ بہت ہی پست حالت مین ہین۔ سندھ مین دوسو ہندو گریجوئیس ہین اور دس مسلمان جن مین صوبہ سندھ کا شاید ایک آدھ ہو۔ ڈاکٹر سائنس انجنیرنگ مین مسلمانون کی ہندؤن سے ۱: ۲۰ ہے قانون پیشہ مین دو سو مین سے صرف ۴ مسلمان ہین اور گذشتہ سال کے امتحان انٹرنس مین ۱۲۰ پاس ہونے والے طلباء مین ۲ مسلمان تہے۔ غرض مسلمانان سندھ کی اس گری ہوئی حالت کے اظہار کے بعد ان ذرایع پر بحث کی جو مسلمانون کی تعلیمی ترقی کے لئے ضروری ہین اس کے بعد چند وظایف کا اعلان کیا گیا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہوکر پاس ہوئے۔

اول۔ مسلمانان سندھ مین اشاعت تعلیم کے لئے روپیون کی سخت ضرورت ہے اس لئے کانفرنس گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا بہت ضروری سمجھتی ہے کہ سندھ کے مسلمان زمیندارون سے ایک تعلیمی ٹیکس وصول کیا جاوے جو صوبہ کی اسلامی آبادی کی تعلیمی ترقی مین صرف ہو یہ ٹیکس بہت ہلکا ہوگا یعنی ایک پیسہ فی روپیہ۔

دوم۔ سندھ مین مسلمانون کا کوئی یتیم خانہ نہین۔ اس لئے ایک کمیٹی قایم ہونی چاہیے جو اس کے قیام کے لئے ضروری سامان کا انتظام کرے۔

سوم۔ دیسی زبانون کی موجودہ تعلیم مسلمان طلباء کے لئے ناکافی ہے۔ اس سے نہ تو السنہ شرقیہ کی صحیح لیاقت پیدا کرنے مین مدد ملتی ہے اور نہ یہ وانشگی اخلاق و تربیت کے لئے پورے طور پر کارآمد ہے اس لئے کانفرنس ضروری سمجھتی ہے کہ فارسی لٹریچر بہی تعلیم مین داخل کیا جاوے۔

چہارم۔ کانفرنس ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم کو مبارکباد دیتی ہے کہ نواب وقار الملک کا سکرٹری منتخب ہونا ہر طرح مسرت انگیز اور طمانیت افزا ہے۔

پنجم۔ مسلمانون سندھ مین ابتدائی اور درمیانی تعلیم پہیلانے کی غرض سے ایک خاص کمیٹی کا قیام ضروری ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرنی چاہیئے کہ اسکی سرپرستی منظور فرمائے۔

ششم۔ ملک سندھ مین ان اقوام کے لئے جو تعلیم مین پیچھے

رہ گئے ہیں۔ فیس کی معافی اور وظایف کی رعایت کا طریقہ موجود ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کو اس کا جتنا حصہ ملنا چاہیے نہیں ملتا پس کانفرنس درخواست کرتی ہے کہ مسلمانان سندھ کے لئے ان کی آبادی کے لحاظ سے معافی فیس اور وظایف کی تعداد مقرر کی جائے۔

ان ریزولیوشنز کے علاوہ بعض متفرق کارروائیاں تھیں۔ جن کی ذکر کی یہاں چندان ضرورت نہیں۔ جملہ ریزولیوشن اس کانفرنس میں پاس ہوئے جن کو پڑھ کر اندازہ ہو سکتا ہے کہ کانفرنس کیا کرنا چاہتی ہے۔ اس کانفرنس کے ساتھ ایک زنانہ دستکاری کی نمایش تھی۔

آل انڈیا مسلم لیگ

مسلم لیگ مسلمانوں کی سیاسی مجلس ہے۔ اور اس کا سکرٹری نواب محسن الملک مرحوم کا قایم مقام نواب وقار الملک ہے۔ اس لیگ کا دوسرا اجلاس ۲۹ و ۳۰ دسمبر کو کراچی میں ہی منعقد ہوا۔ ایک کمیٹی نے دو دن کے غور کے بعد یہ مقاصد یہ ظاہر کئے۔

۱۔ مسلمانوں میں گورنمنٹ کی نسبت وفادارانہ خیالات کو ترقی دی جاوے۔

۲۔ اپنے اغراض و مقاصد کو اعتدال کے ساتھ گورنمنٹ میں پیش کیا جاوے۔

۳۔ مذکورہ بالا مقاصد کو ملحوظ رکھ کر ہندوستان کی دیگر اقوام سے رواسم اتحاد کو ترقی دیجاوے۔

بالفعل لیگ کے ۴۰۰ ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ آخری تعداد ۸۰۰ ہو گی اور ۴۰ ممبروں کی ایک سنٹرل کمیٹی ہو گی سکرٹری صاحب نے بوجہ مصروفیت کاروبار علی گڈھ کالج کسی دوسری سکرٹری کے انتخاب کی رائے دی جو مارچ ۱۹۰۷ء تک ملتوی ہوئی۔ جبکہ اجلاس علی گڈھ میں ہوگا۔

مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی مجلسوں کے دونوں اجلاس اس طرح پر کراچی میں اپنی کارروائیاں ختم ہو چکے۔ ہم نہایت افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ ساری کارروائی میں ایک بھی فقرہ نہیں جو مسلمان کو مسلمان بنانے کے لئے بولا گیا ہو۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پروپکارنی سبھا کا اجلاس

یہ آریہ سماج کی ایک بڑی سبھا ہے جس کا اجلاس اجمیر میں ہوا کرتا ہے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کو اس کا جو دہواں اجلاس ہوا۔ اس انجمن کے اجلاس میں زیادہ تر امور اجمیر کے ویدک پریس کے معاملات ہوتے ہیں۔ گویا یوں سمجھو کہ یہ آریہ سماج کے صیغہ اشاعت کی بڑی انجمن ہے۔ ۱۹۰۶ء کو اس نے جو کچھ تجویزیں کی ہیں۔ ان میں سے میں یہاں تین کا ذکر کرونگا ان میں سے ایک آریہ سماجوں کی تاریخ کی تجویز ہے۔ اس تجویز کے موافق قرار پایا ہے کہ ۱۹۰۷ء میں ڈیڑھ ہزار روپیہ اس کام پر لگایا جاوے۔ دوم۔ ہندوستان میں ویدک دہرم کی اشاعت کے لئے چھ ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔ سوم۔ ممالک غیر میں ویدک دہرم کی اشاعت کے لئے تجویز ہوئی کہ ایک قابل آدمی کو ۵۰ ماہوار دیکر دو سال تک اس قابل بنایا جاوے کہ وہ ممالک غیر میں آریہ سماج کی اشاعت کر سکے اور ازاں بعد دو سال کے لئے اسکو ممالک غیر میں اشاعت کے لئے بہیجا جاوے۔ اس مقصد کے لئے ۴۲۰۰ منظور کیا گیا ہے۔

ان ہر سہ امور پر نظر کرنا ہماری جماعت کا **اہم فرض** ہے وہ قوم جو حقایق سے دور ہے جس میں خدا تعالےٰ کا کوئی برگزیدہ رسول موجود نہیں جو دنیا پرستی میں مشہور ہے۔ باطل کی اشاعت کے لئے بارہ تیرہ ہزار خرچ کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اس کے مقابل میں ہم نے **اشاعت اسلام** کے سوال کو کس طرح حل کیا ہے؟

پہر ایک امر بہی قابل توجہ ہے مندرجہ بالا ہر سہ امور کا انصرام ایک وجود لالہ منشی رام کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ وہ انتظام کرینگے۔ باوجود اس کے وہ گروکل جیسی انسٹیٹیوشن کے چلے سے گذر رہی ہیں۔ اس سے کام کرنے کا جوش جو ان لوگوں کے اندر ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں اگر کسی لایق آدمی کی خدمات اور قربانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اگر ہر مادہ پرست قوم میں یہ جوش ہے کہ ایک شخص باوجود اپنی **صحت** کے ہمیشہ خطرے میں ہونے کے مشکل سے مشکل کام کے لئے اپنے کندھوں کو پیش کر دیتا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ دل رکھنے والے احمدی اس سوال کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں گے۔

سوشل کانفرنس

یہ کانفرنس کانگرس کا ایک ضمیمہ ہوا کرتی ہے ۲۹ دسمبر کو ساڑہے گیارہ بجے سورت میں منعقد ہوئی مسٹر نند شنکر پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ بروڈہ نے پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی سوشل کانفرنس نے اپنا لیکچر پڑہا۔ اس میں سوشل اصلاحوں کی ذکر تہا اور سوشل اصلاح کا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی تہی اور ریاست بروڈہ کے قوانین السنہ و صغرسنی کے نفاذ کے نتایج کا ذکر کیا گیا تہا اس تقریر میں صغرسنی کی **شادی**۔ **شادی** بیوگان ذاتوں کی تفریق۔ سمندر یاترا۔ اور ادنی قوموں کی اصلاح وغیرہ پر بحث کی یہ سوشل کانفرنس دراصل ہندؤں کی اندرونی اصلاح کے خیال سے ہوتی ہے جو بہرحال قابل قدر ہے۔ اور ہمارے لئے قابل توجہ۔

سودیشی کانفرنس

یہ کانفرنس کانگرس کا ضمیمہ نمبر ۲ ہے جس کا یہ دوسرا سالانہ جلسہ تہا۔ اس کے پریسیڈنٹ لالہ لاجپت رائے تہے کانفرنس کا مقصد غیر ملکوں کی صنعتوں اور دستکاریوں کے خلاف جہد کرنا اور اپنے ملک کی صنعتوں کو ترقی دینا ظاہر کیا گیا۔ مسٹر لالہ لاجپت رائے کی تقریر بڑی لمبی تہی۔ سودیشی موومنٹ جس انداز سے چلی ہے وہ تنگدستی اور خود غرضی کا سبق دیتی ہے اور انسانی معلومات کی وسعت کے لئے ایک روک کا باعث ہو سکتی ہے۔ چونکہ یہ تحریک پولیٹکل اغراض سے وابستہ ہے اس لئے اس قابل ہے کہ اسپر ہم توجہ نہ کریں۔

انڈسٹریل کانفرنس

یہ سودیشی کا بچہ سمجھنا چاہیے۔ اپنے مفہوم کے لحاظ سے کہ ملک میں صنعت و حرفت کو ترقی دی جاوے مفید ہے اس کا اجلاس بہی سورت ہی میں ہوا۔

اس کے علاوہ ملک میں اور بہی جلسے ہوئے جو چنداں قابل ذکر نہیں۔ ان جلسوں کے عام حالات مطالعہ کرنے کے بعد ناظرین الحکم اپنے جلسہ کے حالات نہایت توجہ سے پڑہیں گے میں انہیں جلسہ کے حالات سناتا ہوا اُن امور پر توجہ دلاونگا جو ہمارے فرائض میں داخل ہونے چاہیئے۔ میری غرض انہیں یہ داستانہا و نغمات کا سنانا مقصود نہیں بلکہ انہیں ان کے سامنے کرنے والے کاموں کی تفصیل دینا ہے۔

حجاز ریلوے لاین

کی نسبت عربی معاصر لسان الحال۔ اخبار بیروت

ہیرلڈ سے ناقل ہے کہ یکم اگست ۱۹۰۶ء تک ۵۵ کیلومیٹر تیار ہو چکی تہی۔ ارادہ کر لیا گیا تہا کہ اختتام ۱۹۰۶ء تک ۴۰ کیلومیٹر تیار کر لیجاویگی۔ مگر ہنوز مدینہ کی خاص لاین پر ۵۰۰ کیلومیٹر تک مٹی کی سڑک بنی ہے اور ایک ہزار تک پٹری مکمل طور پر ڈالی جاویگی ہے۔ راہ کی دقتوں اور قدم قدم پر پیش آنیوالی مصیبتوں کو دیکھتے ہوئے جسقدر کام ہوا ہے حیرت انگیز ہے۔ یہ لاین اپنی تکمیل کے ساتھ ہی جسقدر اہم فواید پہنچانے کے لئے تیار ہے انکا ذہنی تصور بہی ہمارے لئے بیحد مسرت افزا ہے۔ اس کے کاروباری فواید کا سلسلہ باوجود عدم تکمیل کے ابہی سے شروع ہو گیا ہے۔ حیفہ اور دمشق کا درمیانی حصہ جہاں تک لاین نے سامان تجارت اور غلہ کی آمد و رفت کا مصروف ترین منظر ہے تجارت تیار شدہ لاین سے اسقدر فائدہ اٹہا رہی ہے کہ اسکی عدم موجودگی میں محض ناممکن تہا۔ حوران اور سہیل ابن عامہ کے علاقہ جات کا غلہ دمشق وغیرہ کی منڈیوں کا جزو اعظم ہے مگر پہلے اسباب باربرداری کی قلت و مصارف کی رکاوٹیں اسکی درآمد میں حایل تہیں مابدی لاین کے ذریعے نہایت اطمینان سے پہنچتا ہے۔ یوروپ کا مال پہلے بیروت کے ذریعہ آتا تہا۔ اس لاین نے اس کے لئے بڑی سہولت پیدا کر دی۔ حیفہ پہنچکر سیدہا دمشق روانہ ہو جاتا ہے۔

اندرون ملک میں ریلوے کے اثرات ابہی سے حیرت انگیز ہیں پہلے لوگ سمجھتے ہے کہ ریلوے محض مسافروں کا ذریعہ سفر ہو کر رہجاویگی مگر اب تجربہ نے اس کے فوائد بغیر عدد و ثابت کر دیئے ہیں سامان تجارت ابہی سے ۵۵۴ کیلومیٹر تک آتا اور جاتا ہے اور تکمیل کے بعد تو یقینی ہے کہ تجارت کیہی تمیں عظیم الشان انقلاب ہو جاویگا معان لاین کے اجراکی بدولت تجارتی ترقی کے لحاظ سے بالکل ایک نئی جگہ بن گیا ہے اسکی موجودہ حالت ماضی سے حیرت انگیز اختلاف رکہتی ہے تجارتی کاروبار روز بروز ترقی کر رہا ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بہت بڑہ گئی ہے

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سید ھو پیشے دار کشمیر کی لکڑی کے ۱ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائیدار ہے قیمت ۱۲ روپیہ۔
کرکٹ بیٹ سید ہے ریشے دار کشمیر کی لکڑی ۲ کین ہینڈل ۵ ودو ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی عمدہ مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے ۱۲ — کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ۔

بچوں کو کرکٹ سٹ } ۱۲-۱۳ برس کے واسطے ۵ بیٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال لکڑی کا فی بکس فی سٹ ۔
۱۰ و ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس ۔

فٹ بال عمدہ کاؤہائڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار ۔

بچوں کے لئے فٹ بال معہ بلیڈر ۔

کرکٹ بال گٹ سوئی نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے ۔
دھاگے کے بیچ ۔
پریکٹس ۔

کرکٹ ویکس فی کاپی ۔

المشتہر
نظام الدین منسٹری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ } السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور قیمت میں اس سے بہت کم میں اسکو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیازمند۔ حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول سجانپور ٹیرہ ضلع کانگڑہ ۲۰ ۱۵/۱

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۵ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۔ روپیہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ ۔ سیانہ کئے بڑخراس وی پی کیا جاتا ہے پہلے کا ویٹر ہنوز ایسی تیار ہیں
میستری مولا بخش و غلام حسین
بازار ... گوندانہ ... سیوا

کلکتہ کے اطبا کیا کہتے ہیں

جبکہ ایک بات کو ہم خود ثابت کرسکتے ہیں اور ہمارے کان اس بات کو سنتے اور ہمارے دوست اس بات کو ثابت کرتے ہیں تو اس سے زیادہ معتبر شہادت اور کونسی ہوگی اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ بمبئی کے لوگ کیا کہتے ہیں یا کولمبو کے باشندے کیا خیال کرتے ہیں بلکہ یہ کلکتہ کے لوگ جو کچھ صحیح جانتے ہیں وہ ہے کیا آپ اپنے ہمسایوں کی بات پر یقین نہ کرینگے یہ تحریر جو کہ ڈاکٹر پریش ناتھ دت صاحب ایل۔ ایم۔ ایس (ابوس اینڈ کمپنی عطاران ۲-۴-۲ کورن والس اسٹریٹ کے شفاخانہ کے طبیب) کی ہے پڑھئے وہ لکھتے ہیں میں نے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں کے مرضوں میں اور خاص کر پتھری کی تکلیف کی حالت میں لوگوں کو استعمال کرائی ہیں اور مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ مشہور بات ہے کہ پتھری بھی مثل دوسرے پیشاب کے مرضوں درد پشت اور وجع مفاصل کے گردوں کے خراب اور کمزور ہو جانے سے ہوتی ہے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) صرف نباتاتی اجزا سے بنائی گئی ہیں اور دوائیاں اس عمدگی سے مرکب کی گئی ہیں کہ وہ گردوں کی بیماریوں کو جلد اور پوری طرح سے دور کرتی ہیں۔ کیسا ہی نازک مزاج شخص ہو وہ بھی ان گولیوں کو اس کامل یقین کے ساتھ استعمال کر سکتا ہے کہ وہ جلد اور ہمیشہ کے لئے شفا بغیر کسی قسم کے آئندہ برے نتائج پیدا کرنے کی بخشتی ہیں۔ تمام دوافروشوں کی دکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ۱۰ اگر آپ اپنی فرمائش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپکی فرمائش کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کے کی جائے گی۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر دفعہ تو ایک ہی ڈبیا اچھا جن لوا سیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سنج بادہ۔ کمر ہوا۔ کیڑے۔ چنبل۔ داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش۔ نمکین۔ ففور۔ اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت دو روپیہ

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے

میں تو حکیم نور محمد پیپر وپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگاکر زر خدمت کریں جس کے کمیشن ومنافع سے آپ مالا مال ہوسکتے ہیں۔ اس تریاق بے نظیر وسریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون وجملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانو ... بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملاکر بدن پیالش کی جائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت وسرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشا راز نہیں اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہوکے یا سکنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں۔ نصف قیمت

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار زر اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر
فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون
مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی وطراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند سے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً رفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ ۔

طلا طلسمی ۔ پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی ابتدائی اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوگئے ہیں اور مریض تو بعض اوقات خود کشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱۰ار - آریہ دہرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت ازبام کردیا ہے خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ر - نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲ر - سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲ر - نور القرآن حصہ دوم - عیسائیوں کا عجیب رد - قیمت ۴ر - فیصلہ آسمانی قیمت ۲۰ر - ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ ۱۲ر - سلکسمروارید حصہ اول - سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴ر - حصہ دوم ۴ر - حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲۰ر - برہان الحق قیمت ۳ر - محامد المسیح قیمت ۳ر - خطبات کریمیہ قیمت ۴ر - تفسیر سورہ نبت - قیمت ۳ر - نمونہ قرآن مجید ۳ر -

المشتہر

مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے - شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنی مع محصولڈاک ۸ر اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے -

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

نکالے وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ - قیمت چھ ماشہ دو روپیہ ۲

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸ر

سنون دندان - دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے فی بکس ۴ر

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین
مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی